سوال

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم غلطی کر سکتے ہیں۔

جواب

الحمد للہ

اول : آپ نے سوال میں لفظ خطایا استعمال کیا ہے جس کا استعمال بہت بڑی غلطی ہے، کیونکہ خطایا خطیئۃ کی جمع ہے جس کا معنی گناہ ہے جو کہ انبیاء و رسل سے ہونا محال ہے، بلکہ صحیح یہ تھا کہ آپ انطاء کا لفظ استعمال کرتے جس کا معنی غیر ارادی طور پر غلطی کرنا ہے اور پھر بعض اوقات غلطی عفوی ہوتی ہے لیکن گناہ کا معاملہ اس طرح نہیں۔

دوم : اب رہا مسئلہ غلطی اور خطاء کا تو انبیاء اور رسل علیہم السلام اور ان میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں نے کبھی بھی ارادی طور پر رسالت کے بعد کوئی ایسی غلطی نہیں کی جو کہ اللہ تعالی کی معصیت میں ہو اور اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور سب انبیاء و رسل علیہم السلام کبائر سے معصوم صغیرہ کے علاوہ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

(یہ قول کہ انبیاء کبیرہ گناہ سے معصوم ہیں صغیرہ کے علاوہ اکثر علماء اسلام اور سب گروہوں کا قول ہے، اور اسی طرح اہل تفسیر اور اہل حدیث اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے، بلکہ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین اور آئمہ اکرام اور تابعین عظام اور تبع تابعین رحمہم اللہ جمیعا سے اس قول کے علاوہ اور کوئی قول منقول نہیں) مجموع الفتاوی (4/319)

اور اسی موضوع کے بارہ میں مندرجہ ذیل سوال لجنہ دائمہ کے سامنے پیش کیا گیا :

سوال :

بعض لوگ ان میں سے ملحد قسم کے لوگ بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ : انبیاء و رسل سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے، یعنی وہ بھی باقی لوگوں کی طرح غلطی کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔

اور وہ یہ کہتے ہیں کہ : سب سے پہلی خطاء اور غلطی کا ارتکاب کرنے والا آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل تھا جس نے ھابیل کو قتل کیا۔ ۔ اور داوود علیہ السلام نے اس وقت غلطی کی جب ان کے پاس دو فرشتے آئے تو انہوں نے پہلے کی بات سن لی اور دوسرے کی نہ سنی۔ ۔ اور اسی طرح یونس علیہ السلام کا قصہ جبکہ انہیں مچھلی نے نگل لیا۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ قصہ، لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس میں ایسی بات چھپائی تھی جس کا کہنا اور ظاہر کرنا واجب تھا۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ قصہ : جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ فرمایا کہ : تم اپنے دنیاوی معاملات کو زیادہ جانتے ہو، تو وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں غلطی کی۔

اور اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نابینا صحابی کے ساتھ قصہ : وہ ترش رو ہوا اور منہ موڑ لیا، (صرف اس لئے کہ) اس کے پاس ایک نابینا آیا۔

توکیا حقیقتا انبیاء اور رسل غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں، اور ہم ان گناہگار لوگوں کا رد کیسے کریں؟

جواب :

جی ہاں انبیاء ورسل سے خطاء اور غلطی ہوسکتی ہے لیکن اللہ تعالی انہیں اس غلطی پر رہنے نہیں دیتا بلکہ ان پر اوران کی امتوں پر رحمت کرتے ہوئے انہیں ان کی خطاء بتا کر اس لغزش کو معاف کردیتا ہے اوراپنی رحمت وفضل سے ان کی توبہ قبول کرتا ہے، اوراللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، جس طرح کہ ان آیات میں غور فکر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے جو اس سوال کے موضوعات کے متعلقہ ہیں۔

اور یہ کہ آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹے باوجود اس کے وہ دونوں انبیاء میں سے نہیں پھر بھی اللہ عزوجل نے اس کا اپنے بھائی کے ساتھ غلط اور برے کام کو بیان کیا ہے۔۔ انتہی۔

عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ - عبدالرزاق عفیفی - عبداللہ بن غدیان - عبداللہ بن قعود" فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (194/3) فتوی نمبر 6290

سوم : اوررہا مسئلہ رسالت سے قبل کا تو علماء نے یہ کہا ہے کہ ہوسکتا ہے رسالت سے قبل ان سے بعض صغیرہ گناہ سرزد ہوں لکن کبیرہ اورہلاک کردینے والے تو ممکن ہی نہیں مثلا زنا، شراب نوشی، وغیرہ تو نبوت سے قبل بھی وہ ان سے معصوم ہیں۔

اوررہا یہ کہ رسالت ونبوت کے بعد تو صحیح بات یہی ہے کہ بعض اوقات ان سے صغیرہ ہوسکتے ہیں لیکن وہ ان پر ہی نہیں رہتے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اور جمہور علماء سے جو عام نقل کیا جاتا ہے کہ وہ صغیرہ گناہوں سے معصوم نہیں لیکن وہ اس پر ثابت نہیں رہتے، اور نہ ہی علماء یہ کہتے ہیں کہ ان سے ان کا کسی حال میں بھی وقوع نہیں ہوتا۔

اورامت کے گروہوں میں سے عصمت مطلق کا قول سب سے پہلے نقل کیا گیا جو کہ رافضہ کا ہے اوروہ بہت بڑا ہے وہ یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ جو بھول اورتاویل اور سھو بھی ہو وہ اس سے بھی معصوم ہیں۔ مجموع الفتاوی (320/4)

= انبیاء ورسل اللہ تعالی کی طرف سے دین کی تبلیغ میں معصوم ہیں :

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وہ آیات جو کہ انبیاء کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں وہ اس چیز پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاء اللہ تعالی کی جانب سے جو بھی خبر دیتے ہیں اس میں وہ معصوم ہیں تو انکی وہ خبر حق ہی ہوتی ہے، اور نبوت کا معنی بھی یہی ہے کہ اللہ عزوجل نبی کو غیب کی خبر دیتا ہے اور نبی وہ غیبی خبر لوگوں تک پہنچاتا ہے، اوررسول اس بات کا مامور ہوتا ہے کہ وہ مخلوق کو دعوت اوران کے رب کی رسالت کی تبلیغ کرے۔ مجموع فتاوی (18/7)

چہارم : اوروہ خطاء اور غلطی جو کہ بغیر قصد وارادہ کے ہوتی ہے وہ دو طرح کی ہے :

دنیاوی امور میں غلطی کرنا تو اس کا وقوع ہوسکتا ہے اوراس کے وقوع میں رسول بھی باقی انسانوں کی طرح بشر ہی ہیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوئی، وہ دنیاوی امور مثلا : زرعی اور طبی اورلکڑی وغیرہ کے کام وغیرہ کے معاملات میں، وہ اس لئے کہ اللہ تعالی نے ہمیں یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تمہاری طرف تاجر یا پھر مزارع یا ڈاکٹر وحکیم یا بڑھئی بھیجا ہے تو ان معاملات میں خطاء وغلطی فطرتی اور جبلی چیز ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں کوئی جرح وقدح نہیں کرسکتی۔

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ کھجوروں کی تلقیح کرتے تھے ، یعنی نر کھجور کا شگوفہ مادہ میں لگاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ کیا کرتے ہو توانہوں نے جواب دیا کہ ہم اسے ملاتے ہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم یہ نہ کیا کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے ، توانہوں نے یہ کام چھوڑدیا تو کھجوریں کم ہوئیں جس کا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں تو تمہاری طرح ایک بشر ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے قبول کرلیا کرو ، اور جب میں اپنی رائے سے کوئی حکم دوں تو میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2361) اور تابیر تلقیح کے معنی میں ہے ۔

توہم دیکھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں خطا کرگئے جو کہ ایک دنیاوی معاملہ ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سب انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں لیکن وہ دینی معاملات میں خطا نہیں کرتے ۔

اور رہا یہ معاملہ کہ دینی معاملات میں غیر ارادی اور غیر قصد کے خطاء تو اس میں علماء کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ اس طرح کی غیر ارادی غلطی نبی سے ہو سکتی ہے لیکن یہ فعل کے اعتبار سے خلاف اولی ہے ۔

تو نبی علیہ السلام کو ایسا مسئلہ پیش آسکتا ہے جس کے بارہ میں اسکے پاس شرعی نص نہیں جس کی طرف رجوع کرکے اسے حل کرے تو نبی علیہ السلام اسے اپنی رائے سے حل کرتے ہیں جس طرح کہ علمائے اسلام میں سے کوئی عالم اجتہاد کرے تو اگر وہ اجتہاد صحیح ہو تو اسے ڈبل اجر ملتا ہے اور اگر اس میں وہ خطا کرلے تو اسے ایک اجر ملتا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اسی طرح ہے کہ (جب کوئی حاکم فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے تو اگر اس کا اجتہاد صحیح ہو تو اسے ڈبل اجر ملے گا اور اگر اس نے اجتہاد کیا اور اس میں غلطی کربیٹھا تو اسے ایک اجر ملے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر (6919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1716) اسے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت فرمایا ہے ۔

تو ایسا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارہ میں ہو بھی ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے جنگ بدر کے دن قیدیوں کے متعلق مشورہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان میں سے کچھ لوگوں کو تمہاری قید میں دے دیا ہے ، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گردنیں اتار دیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوبارہ کہا کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان میں سے کچھ لوگوں کو تمہاری قید میں دے دیا ہے حالانکہ کل تک تو وہ تمہارے بھائی تھے ۔

توراوی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گردنیں اتار دیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کرلیا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں کے سامنے وہی بات دہرائی ، تو ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ پسند فرمائیں تو انہیں معاف کرکے ان سے فدیہ وصول کرلیں ۔

توراوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھرہ انور سے وہ غم جاتا رہا جو کہ اس سے پہلے تھا ، توراوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرمادیا اور ان سے فدیہ قبول کرلیا ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمادی :

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ ان کے پاس قیدی ہوں قبل اس کے کہ وہ زمین میں کافروں کا خوب قتل کرلیتے تم لوگ دنیاوی فائدے چاہتے تھے ، اور اللہ تعالی تمہارے لئے آخرت کی بھلائی چاہتا تھا اور اللہ تعالی زبردست بڑی حکمتوں والا ہے ، اگر اللہ تعالی کی طرف سے ایک بات پہلے سے لکھی نہ جاچکی ہوتی تو تم نے جو مال قیدیوں سے لیا ہے اس کے سبب سے ایک بڑا عذاب تمہیں آلیتا الانفال /66-67 مسند احمد حدیث نمبر (13143)

توہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس حادثہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس مسئلہ میں کوئی صریح اورواضح نص نہیں تھی کہ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتھاد اوراپنے صحابہ سے مشورہ کیا توترجیح میں خطا ہوگئی کہ اولی تو یہ تھا کہ انہیں قتل کیا جائے تاکہ کفر کی کمر ٹوٹ جائے اورفدیہ لینا جائز تھا توآپ نے کم ترچیز کواختیار کیا جس میں خطا ہوگئی تواللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمادیں ۔

تواس طرح کہ حادثات وواقعات حدیث اورسنت میں بہت ہی کم ہیں توہمارے لئے یہ واجب ہے کہ ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ انبیاء ورسل معصوم ہیں اوروہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت نہیں کرتے ۔

اورہمیں انتہائی زیادہ متنبہ رہنا چاہئے کہ جویہ کہہ کرکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی امورمیں خطا کرسکتے ہیں اس کا ارادہ ہوکہ وہ وحی میں طعن کرے ، حالانکہ ان دونوں دینی اور دنیاوی امورمیں بہت فرق ہے ، اورایسے ہی ہم ان گمراہ لوگوں سے بھی ہوشیار رہیں جویہ کہتے ہیں کہ بعض وہ احکام شرعیہ جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں وہ اجتھادات شخصیہ ہیں ان میں خطاء وصواب کا امکان ہے ، ان گمراہ لوگوں کواللہ تعالی کا یہ فرمان نظر نہیں آتا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اوروہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے توبولتے ہی نہیں یہ تووحی ہے جوکہ ان کی طرف وحی کی جاتی ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ ہمیں انحراف سے دور رکھے اورگمراہی سے بچائے ، آمین ۔

واللہ تعالی اعلم .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر: 7208